اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق

آیت اللہ روح اللہ خمینی

ترجمہ : ڈاکٹر سید علی رضا نقوی

[نوٹ : ایران کے حالیہ انقلاب کے سلسلہ میں ایرانی یہودیوں کو اپنے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے بارے میں چند خدشات پیدا ہوگئے تھے۔ اس لئے ان کے ایک وفد نے اسلامی انقلاب کے رہنما آیت اللہ خمینی سے مل کر اپنے ان خدشات کا اظہارکیا۔ اس کےجواب میں جناب آیت اللہ خمینی نے جو تقریر کی اس سے اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق پر روشنی پڑتی ہے۔ چونکہ اس مسئلہ کا تعلق پاکستان سے بھی ہے اس لئے ہم یہودیوں کے نمائندے کی تقریر اور جناب آیت اللہ خمینی کے جواب دونوں کو ''فکر و نظر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ ادارہ ہذا کے ریڈر علی رضا نقوی صاحب نے ان دونوں تقاریر کا ترجمہ فارسی سے اردو میں کیا ہے۔ مدیر فکر و نظر۔]

جیسا کہ آپ کو اطلاع ہے حال ہی میں حبیب القانیان کو تہران کی اسلامی انقلابی عدالت کی طرف سے مختلف جرائم کے تحت جن میں اسرائیل کے حق میں جاسوسی کا جرم بھی شامل ہے پھانسی کی سزا سنائی گئی ہے، لیکن صہیونی ادارہ نشر و اشاعت (پروپیگنڈہ مشینری) جو ہمیشہ ہر سچے انقلاب کے خلاف حرکت میں آجاتا ہے اس جاسوس کی پھانسی کی سزا کو انسانی حقوق اور مذہبی اقلیتوں جیسے مسائل سے خلط ملط کرنے کی کوشش کر رہا ہے جب کہ کہ اس سزا کا اصولاً مجرم کے یہودی ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ ایران میں

مقیم تمام یہودیوں کو پوری آزادی حاصل ہے اور وہ صہیونیوں کے اس احتجاج میں شریک نہیں ہیں اس وجہ سے ان کے نمائندے ۲۴ مئی ۱۹۷۹ء کو جناب آیت اللہ امام خمینی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ترجمان نے حسب ذیل بیان دیا۔

''اللہ تعالی کے نام سے (شروع کرتے ہیں)

ایران کے روحانی رہنما اور اسلامی انقلاب کے عظیم رہبر جناب امام خمینی! ہم آپ کی خدمت میں بصد احترام شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں اجازت دی کہ چند لمحے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک بار پھر ایران کےعظیم انقلاب کی کامیابی پر جو آپ کی دانشمندانہ رہبری کا نتیجہ ہے حضرت والا اور ایران کی بہادر قوم کو مبارکباد پیش کر سکیں

ہم اس امر پر بھی خلوص نیت سے شکر گزار ہیں کہ ہمیں آج ایک ایسا موقع ملا ہے کہ ہم اسلامی انقلاب کے نتیجے میں جو امن و امان کی فضا قائم ہوئی ہے اس کے بارے میں ایرانی یہودیوں کے خیالات آپ کی خدمت میں عرض کر سکیں۔

جس زمانے میں یورپ میں مذہب کے نام پر لیکن تمام خدائی احکام اور انسانی اصولوں کے برخلاف بے گناہ لوگوں کو خاص طور پر یہودیوں کو جتھا جتھا کرکے قتل کیا جا رہا تھا، ایران کے یہودیوں کو ہر طرح مسلمان روحانی پیشواؤں کی حمایت حاصل تھی اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ساتھ امن و امان کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ان کو اپنی مذہبی رسومات کو ادا کرنے کی پوری آزادی تھی۔

تمام اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ یہودی لوگوں کو اسلامی سلطنت کی حدود میں ہمیشہ دوسری سلطنتوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ امن و امان اور آرام نصیب رہا ہے ظلم و ستم اور شیطانی سلطنت کے ایام میں اور اسی طرح ایران کی تحریک آزادی کے دوران ایران کی یہودی قوم کے اکثر لوگ اپنے دوسرے ایرانی بھائی بہنوں کے دوش بدوش فرعونی شیطانوں کے ظلم کے خلاف جہاد میں شریک رہے ہیں اور اس طرح خاص طور پر اسلامی انقلاب کے عروج کے زمانے میں جو ان شہیدوں نے ہماری قوم اور ایرانی لوگوں کے درمیان کے رشتہ کو اور بھی زیادہ مضبوط بنا دیا ہے ۔

ایرانی انقلاب کے دوران اور اس زمانے میں جب یہ تحریک اپنے پورے شد و مد سے جاری تھی اور اسلامی جمہوریت کے کامیابی سے ہمکنار ہونے کے بعد بھی ظالموں اور بیرونی استعمار کے گماشتوں نے انقلاب کے خلاف دوسری تحریکوں کے ساتھ ساتھ یہ کوشش کی کہ یہودیوں میں خوف و ہراس پھیلا کر ان کو ایرانی انقلاب سے دور ہٹا دیں اور اس طرح تمام لوگوں کے اتحاد اور وحدت فکر میں کمزوری پیدا کر دیں لیکن ایران کے عظیم رہنما کے واضح پیاموں اور ایرانی مسلمان عوام کی بیداری اور ہوشیاری کی بدولت اور اسی طرح ایرانی یہودی قوم کی انقلاب میں عملی شرکت کے باعث نفاق کے اس نقشہ کو یکسر بدل کر رکھ دیا ۔

اب جب کہ ایران میں اسلامی جمہوریت کو کامیابی حاصل ہو چکی ہے بعض واقعات کے پیش آنے کے نتیجہ میں استعماری طاقتوں کے ترجمان دوبارہ کوشش کر رہے ہیں کہ مذہبی اقلیتوں کے دفاع کے پس پردہ نفاق اور خوف کو ایرانی عوام کی زندگی پر مسلط کر دیں ۔

ہم اس حقیقت کو بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہودیت ایک خدائی دین ہے جو توحید اور احکام خداوندی پر قائم ہے یہ احکام حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے ذریعہ مقدس توریت کی صورت میں نازل ہوئے اور یہودی لوگوں کا اپنے مذہبی اور مقدس مقامات سے محبت اور لگاؤ اس مقدس کتاب کے قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے ہونا چاہئیے جب کہ صہیونیت دوسری متعدد تحریکوں کی طرح مغربی دنیا کے چند افراد کے ذہنوں کی پیداوار ہے جو حال میں ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اور یہ ہتھیار سبب بنا ہے مشرق وسطیٰ میں استعمار کے اثر و رسوخ کے قیام اور اس علاقہ کے بعض مظلوم افراد کے خدائی اور انسانی حقوق کی پامالی کا۔

ایران کی یہودی قوم نے اپنی مثبت اور عملی حمایت سے یہ ثابت کردیا ہے کہ ان کی نظر میں انقلاب دشمنوں کے پروپیگنڈے کی کوئی وقعت نہیں ہے اور وہ ایران کے اسلامی انقلاب کی پشت پناہی کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ لیکن اس دوران جب کہ استعمار کے ترجمان دیوانوں کی طرح ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں نہایت افسوس ہے کہ بعض غیر ذمہ دار افراد جو اپنی ان تحریکوں کے انجام سے بے خبر ہیں جو انقلاب دشمن افراد کے ذریعہ پھیلائی جا رہی ہیں اکثر حالات میں ایرانی یہودیوں کی ایذا رسانی کا سامان مہیا کر رہے ہیں اور عملاً انقلاب کے مخالفوں کی مدد کرکے دشمنوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

ان عرائض کے پیش نظر ہم انقلاب کے عظیم رہنما سے درخواست کرتے ہیں کہ اس غلط فہمی کو جو ایک مذہبی اقلیت اور ہمارے ملک کی مسلمان اکثریت کے درمیان رشتہ محبت و خلوص کو نقصان پہنچا سکتی ہے اپنی رہنمائی اور ہدایت سے رفع فرما کر ہماری مدد کریں۔ آخر میں ہم جناب امام خمینی کی سلامتی اور ایران کے اسلامی انقلاب کے مقاصد کی کامیابی کے

لئے خدا وند تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ۔

امام خمینی کی جوابی تقریر

اس موقع پر یہودیوں کے نمائندے کی تقریر کے بعد اس کے جواب میں جناب امام خمینی نے تقریر فرمائی ۔

جناب امام خمینی کی تقریر کا متن حسب ذیل ہے :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس وقت ہم پیرس میں تھے تو ایرانی انقلاب کے خلاف ہر جانب سے پروپیگنڈہ ہو رہا تھا ۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ اگر ایران کے مسلمان کامیاب ہوگئے تو وہ یہودیوں اور عیسائیوں کا قتل عام کریں گے ۔ مسلمانوں کا پروگرام یہ ہے کہ تمام یہودیوں کا قتل عام کریں ۔ میں نے وہاں جو بیانات دیئے ان میں اس حقیقی دین کی جس پر اسلام کے ماننے والے گامزن ہیں بار بار وضاحت کی اور وہاں بھی جو یہودی قوم کے لوگ آئے ان کو بتایا کہ مذہب اسلام کیا ہے ۔

تمام ادیان خدائے تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں اور سارے پیغمبروں کو حکم ہوا کہ وہ اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں ۔ وہ سب انسانی فلاح و بہبود کے لئے آئے کہ بنی آدم کو انسان بنائیں ۔ خدائے تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ یہ چاہا ہے کہ سارے انسانوں کی ھدایت فرمائے اور یہ ھدایت انسان کی زندگی کے تمام اطراف و جوانب پر محیط ہو ۔ تمام حکومتوں اور مذھبوں کو انسان کی اندرونی نیت سے کوئی سروکار نہیں ۔ تمام وہ مذاھب عالم جن کی بنیاد توحید پر نہیں ہے ان کو اس سے کوئی تعلق نہیں کہ انسان کے باطن میں کیا ہے ۔ وہ جو کام چاہے چھپ کر کر سکتا ہے ۔ ان کی تمام توجہ

صرف اس بات پر ہے کہ وہ اپنی دنیا کی حفاظت کریں، امن و امان اور نظم بر قرار رہے اور اگر نظم برقرار ہو تو انسان پردہ کے پیچھے کیا کیا اخلاق کی خلاف ورزیاں کرتا ہے حکومتوں کو اس سے کوئی تعلق نہیں ۔

ان تمام قوانین میں جن کی اساس توحید پر نہیں ہے کوئی قانون ایسا نہیں ہے جو انسان کو حتی اس کے گھر کے اندر بھی برے کاموں سے روکے ۔ ان کے قانون صرف اس حد تک ہیں کہ کوئی سڑک پر دنگا فساد کرکے نظم و سکون کو برباد نہ کرے ۔ تمام وہ مذہب جن کی بنیاد توحید پر نہیں ہے ایسے ہی ہیں ۔

اس کے برخلاف وہ مذاہب جن کی بنیاد توحید پر ہے اور تمام وہ دین جو عظیم پیغمبروں کے ذریعہ آسمان سے نازل ہوئے ہیں انسانی اعمال کے تمام جوانب سے سرو کار رکھتے ہیں ۔ قبل اس کے کہ بچہ پیدا ہو انسان کس طرح شادی کرے ۔ شادی کی شرائط کیا ہونی چاہئیں ۔ مرد کس قسم کی بیوی اپنے لئے چنے اور عورت اپنے لئے کیسے شوہر کا انتخاب کرے ۔ اس لئے کہ شادی ایک قسم کی کھیتی ہے جس کے ذریعہ انسان کی پیداوار عمل میں آتی ہے ۔ لہذا پہلے سے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جس وقت بچہ دنیا میں آتا ہے تو ایسا ہونا چاہئے کہ وہ جسمانی اور روحانی طور پر صحت مند ہو ۔ لہذا شادی سے پہلے کے امور کی طرف توجہ دی گئی ہے ۔

پھر حمل کے دوران اور حمل سے قبل مرد و عورت جو تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں وہ کن شرائط کے تحت ہونا چاہئے اور اس کے کیا احکام ہونا چاہئیں ۔ حمل کے دنوں میں ماں کی خوراک کے لئے کونسی چیزیں اچھی ہیں اور کن کن چیزوں سے اسے پرہیز کرنا چاہئے ۔ اس کی زندگی حمل کے

وقت کس طرح کی ہونی چاہئیے ۔

بچہ کے دنیا میں آنے کے بعد جو عورت اسے دودھ پلائے اس میں کیا شرائط ہونی چاہئیں ۔ اگر کسی ایسی عورت کو بچہ کو دودھ پلانے کے لئے انتخاب کر رہے ہوں جو پہلے ہی اپنے بچہ کو دودھ پلاتی ہو تو وہ کیسی ہو ۔ جب بچہ ماں کی گود سے جدا ہو جائے تو باپ کا پروگرام اس کی پرورش کے لئے کیسا ہونا چاہئیے ۔ اس بچہ کی تربیت کے لئے استاد کن کن شرائط کا حامل ہو ۔ جس سوسائیٹی میں بچہ قدم رکھ رہا ہے وہ کس حال میں ہونی چاہئے ۔ یہ سب باتیں اس لئے ہیں کہ انسان انسان بن سکے ۔ وہ ایک مہذب اور درست کار انسان اور اخلاقی خوبیوں اور صحیح عقائد کا حامل بن سکے ۔ وہ اچھے کاموں کو انجام دے سکے ۔ اس کا سلوک ہمسایوں اور اپنے دوسرے اہل شہر کے ساتھ جہاں وہ رہتا ہے انسانی ہونا چاہئیے ۔ اس کو اپنے ہم مذہب لوگوں اور دوسرے مذہب والوں کےساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئیے ۔
یہ سب اس لئے ہے کہ سارے خدائی ادیان اللہ کی طرف سے ہیں ۔ خداوند تعالیٰ نے انسان کی تمام جوانب کو خلق کیا ہے لہذا وہ سب اس کی نظر میں بھی ہیں ۔ خداوند تعالی چاہتا ہے کہ انسان کی ہر لحاظ سے تربیت کرے ۔ اس حیثیت سے مختلف مذہبوں میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ تمام مذاہب انسان کی تربیت کے لئے آئے ہیں ۔ یہ سارے اسلامی احکام قرآن و حدیث میں بیان ہو چکے ہیں اور یہ صرف ان لاتعداد اسلامی مسائل میں سے چند ہیں جن کے متعلق اسلام نے ہماری رہنمائی کی ہے ۔

اسلام لوگوں کی فلاح اور ان کے آرام کی طرف خاص توجہ دیتا ہے اور اس لحاظ سے اس نے ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر کوئی ترجیح نہیں دی اور نہ آج دیتا ہے ۔ وہ تمام مذہبی اقلیتیں جو اسلامی فتح کے بعد مسلمانوں کے

درمیان موجود تھیں اسلام کی رو سے ان کا احترام کیا جاتا تھا البتہ ان میں وہ مشرک شامل نہیں تھے جو مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے یا وہ گروہ جو سازشیں کرکے یہ چاھتے تھے کہ انسانیت کا قلع قمع کر ڈالیں ۔

ایک جنگ میں شاید امیر معاویہ کا ایک فوجی تھا جس نے ایک یہودی کے پاؤں سے اس کے پاؤں کا کڑا چرالیا تھا جب امیر المؤمنین حضرت علی کو معلوم ھوا تو آپ نے فرمایا بنی آدم اس لئے نہیں ھیں کہ ایک دوسرے کے پاؤں سے کڑا چرائیں ۔ اگر مجرم اس حادثہ میں مارا جائے تو مارنے والے سے کوئی تعارض نہیں کیا جائے گا اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ امیر المؤمنین تمام لوگوں کے تحفظ کے مسئلہ پر اس قدر توجہ فرماتے تھے ۔

ھم یہودی قوم کا معاملہ صہیونیوں سے علیحدہ سمجھتے ھیں ۔ صہیونی لوگ کسی مذھب کے ماننے والوں میں سے نہیں ھیں ۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تمام انبیاء سے زیادہ آیا ھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تاریخ قرآن میں مذکور ھے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات احکام خداوندی کے مطابق ھیں ۔ اور نہایت اھم تعلیمات ھیں ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان مقابلہ ایک نہایت قوی الارادہ چرواھے کا مقابلہ تھا فرعون کی زبردست طاقت کے ساتھ ۔ لہذا انھوں نے اپنے قوی ارادہ سے فرعون کو نیست و بود کر دیا ۔ یہ سب خدا وند تعالیٰ کی قدرت کا نتیجہ تھا جو ھمیشہ مغروروں کے مقابلہ کے وقت کمزوروں پر نظرعنائت فرماتا ھے ۔ یہ مغرور لوگ ابتدا سے فرعون رھے ھیں ۔ مغروروں کے خلاف اٹھ کھڑا ھونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ ھے اور یہ صہیونیوں کے پروگرام کے بالکل بر عکس ھے ۔

صہیونی لوگ مغروروں کے ساتھ ہیں وہ ان کے جاسوس اور نوکر ہیں اور کمزوروں کے خلاف عمل پیرا ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے بالکل بر عکس جن کا تعلق دوسرے تمام انبیاء کے مقابلہ میں سب سے زیادہ کوچہ و بازار کے ان عوام سے تھا اور جنھوں نے فرعون اور اس کی طاقت کو للکارا تاکہ اس کو غرور کے مقام سے نیچے کھینچ لائیں۔ یہ صہیونیوں کے طریقہ کے برخلاف ہے جو مغروروں سے رابطہ قائم رکھتے ہیں اور جو کمزوروں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ان میں کچھ فریب خوردہ یہودی بھی ہیں جو عوامی گروہوں میں سے نکل کر وہاں اکھٹا ہوگئے ہیں۔ شاید وہ اب پچھتا رہے ہوں کہ وہ وہاں کیوں گئے۔ اس لئے کہ جو شخص وہاں جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ان کا کیا پروگرام ہے۔ وہ لوگ کس طرح انسانوں کو مار رہے ہیں اور کس طرح امریکہ سے ملے ہوئے ہیں، وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ایک گروہ اس نام سے کہ وہ یہودی قوم سے تعلق رکھتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے خلاف عمل کرے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہودی قوم کا معاملہ صہیونی قوم سے الگ ہے۔ ہم صہیونیوں کے مخالف ہیں اور ہماری ان سے مخالفت کا سبب یہ ہے کہ وہ سارے مذاہب کے مخالف ہیں وہ یہودی نہیں ہیں۔ وہ سیاسی لوگ ہیں جو یہودیوں کے نام سے کام کر رہے ہیں اور یہودی لوگ بھی ان سے نفرت کرتے ہیں۔ سارے انسانوں کو ان سے نفرت کرنا چاہئے۔

جہاں تک یہودی گروہ اور دوسرے گروہوں کا تعلق ہے جو ایران میں رہتے ہیں وہ سب ایرانی ملت کے افراد ہیں۔ اسلام کا ان کے ساتھ وہی سلوک ہے جو اس ملت کے دوسرے گروہوں کے ساتھ ہے۔ اسلام ہرگز کسی کے ساتھ زیادتی کو جائز نہیں سمجھتا اور ان کو کبھی بھی تنگی میں رکھنے کا

قائل نہیں ہے ۔ یہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے ۔ وحی کے خلاف ہے ۔ خدائے تبارک و تعالی کی مشیت کے بر خلاف ہے ۔ جو چاھتا ہے کہ سارے انسان فلاح و بہبود کے ساتھ رھیں جس طرح خدائے تبارک و تعالیٰ مختلف ملتوں سے تعلق رکھنے والے سارے گروھوں کا احترام کرتا ہے اسی طرح اسلام بھی ان کا احترام کرتا ہے ۔

میں نے پیرس میں اس تحریک کی کامیابی سے پہلے اس شخص سے جو یہودی قوم کی طرف سے آیا وضاحت کردی تھی اور کہہ دیا تھا کہ اسلام کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کوئی گروہ تنگی اور دباؤ میں زندگی بسر نہ کرے۔ اسلام سب کے لئے ہے اور چاھتا ہے کہ سب لوگ آسودہ حالی اور سکھ چین سے رھیں ۔

یہ جو کہا جا رہا ہے کہ اگر مسلمان لوگ کامیاب ھوگئے تو یہودیوں کے ساتھ کیا کریں گے تو آپ لوگوں نے دیکھا کہ انھوں نے غلبہ حاصل کر لیا اور یہودیوں کے ساتھ ان کو کوئی سروکار نہیں ۔ نہ ان کو زرتشتیوں سے کوئی سروکار ہے اور نہ دوسرے گروھوں سے ۔ آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کیا مسلمانوں نے غلبہ پاکر کسی یہودی پر دست درازی کی ؟ کسی زرتشتی پر دست درازی کی ؟ کسی عیسائی پر دست درازی کی ؟ کسی پر دست درازی کرنا ھمارا کام نہیں ۔ آئندہ بھی جب حکومت انشاء اللہ جس طرح خدائے تبارک و تعالی چاھے گا بر قرار اور قائم ھوگی تو آپ لوگ دیکھ لیں گے کہ اسلام تمام دوسرے مذاھب کی بہ نسبت ملت کے سارے گروھوں سے بہتر سلوک کرنے کا قائل ہے اور انشاءاللہ ان کے ساتھ سب سے بہتر سلوک ھوگا ۔

میں خدائے تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتاھوں کہ سارے لوگ سارے انسان آسودہ حال رھیں سب آرام و سکون پائیں ۔ سب کو ھدایت ھو اور خدائے تعالی

سب کی ہدایت کرکے ان کو راہ راست پر لائے ۔ خداسب کوآسودہ حالی عنایت فرمائے ۔

آپ لوگ اطمینان رکھیں کہ اسلامی جمہوریت میں ظلم روا نہیں ہے ۔ ہم نہ ظلم کرتے ہیں اور نہ دوسرے کو خود پر ظلم کرنے دیتے ہیں ۔ یہ اسلام کا ایک اصول ہے کہ کسی پر ظلم نہیں کرو تاکہ تم پر ظلم نہ کیا جائے ۔ ہم جہاں تک ممکن ہوگا کسی کو خود پر ظلم نہیں کرنے دیں گے اور خود بھی ظلم نہیں کریں گے ۔ انشاء اللہ !

خدا آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس تحریک میں شرکت کریں تاکہ یہ تحریک ثمر بخش ہو ۔ یہ ایک انسانی تحریک ہے ۔ تمام انسانوں کو چاہیئے اس کی موافقت اور تائید کریں ۔

والسلام علیکم

★ ★ ★